سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 3 ایس سی آر

ریاستی نمائندے بذریعہ سی۔بی آئی
بنام
انیل شرما

3 ستمبر 1997

[ایم۔کے۔مکھرجی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری - دفعہ 436 - بدعنوانی کے الزامات کے معاملے میں پیشگی ضمانت - اگر مشتبہ شخص کو معلوم ہے کہ وہ گرفتاری سے پہلے ضمانت کے حکم کے ذریعہ اچھی طرح سے محفوظ ہے، تو پوچھ تاچھ قابل قدر معلومات حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی ہے جو بصورت دیگر حاصل ہونے کا امکان ہے۔ پیشگی ضمانت دینے کے لئے غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو گرفتاری کے بعد ضمانت دینے کے لئے ہے۔

انسداد بدعنوانی ایکٹ، 1988 - دفعہ 13(2)۔

مدعا علیہ جو ایک رکن پارلیمنٹ، ایک سابق وزیر اور ایک مرکزی وزیر کے بیٹے تھے، کو عدالت عالیہ نے انسداد بدعنوانی قانون کی دفعہ 13(2) کے تحت جرم کے معاملے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 438 کے تحت پیشگی ضمانت دی تھی۔سی بی آئی نے مذکورہ حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی تھی۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1۔ عدالت عالیہ نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438 کے تحت صوابدیدی اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے مدعاعلیہ کو ضمانت قبل از گرفتاری کا حکم جاری کیا ہے۔عدالت عالیہ نے اس معاملے سے اس طرح رجوع کیا ہے جیسے وہ گرفتاری کے بعد باقاعدگی سے ضمانت دینے کی درخواست پر غور کر رہا ہو۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے خود کو اس اصول کی یاد دلائی کہ" یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جیل نہیں بلکہ ضمانت ایک عام اصول ہے"۔ پیشگی ضمانت کی درخواست سے نمٹتے وقت عدالت کے ساتھ جو غور کرنا چاہئے وہ گرفتاری کے بعد ضمانت پر رہائی کی درخواست کی طرح نہیں ہونا چاہئے۔کسی بھی صورت میں واحد جج کو سی بی آئی کے ذریعے ظاہر کیے گئے اندیشے (کہ مدعاعلیہ گواہوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں) کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ یہ تمام معاملوں میں تمام ملزمین کے خلاف کیا جا سکتا ہے۔ یہ اندیشہ اس وقت کافی معقول تھا جب جواب دہندہ اعلیٰ عہدے پر فائز تھا اور جس مدت کے دوران وہ اس عہدے پر فائز رہا اس سے متعلق الزامات کی نوعیت پر غور کیا گیا۔[740-سی،ای-ایف]

2۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438 کے تحت موافق حکم کے تحت کسی مشتبہ شخص سے پوچھ گچھ کرنے کے مقابلے میں حراست میں لے کر پوچھ گچھ کرنا زیادہ اہم ہے۔اس طرح کے معاملے میں مشتبہ شخص سے موثر تفتیش بہت سی مفید معلومات اور ایسے مواد کو چھپانے میں زبردست فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جو چھپایا جاتا تھا۔اس طرح کی پوچھ گچھ میں کامیابی اس صورت میں حاصل نہیں ہوگی جب مشتبہ شخص کو معلوم ہو کہ وہ پوچھ تاچھ کے دوران ضمانت قبل از گرفتاری کے حکم سے اچھی طرح محفوظ ہے۔اکثر ایسی حالت میں پوچھ گچھ محض ایک رسم تک محدود ہو جاتی تھی۔اس دلیل کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ حراست میں پوچھ تاچھ کسی شخص کو تیسری ڈگری طریقوں کے تحت آنے کے خطرے سے بھری ہوئی ہے، کیونکہ اس طرح کی دلیل تمام مجرمانہ معاملوں میں تمام ملزمین کے ذریعہ پیش کی جا سکتی ہے۔عدالت کو یہ ماننا ہوگا کہ ذمہ دار پولیس افسران ذمہ دارانہ انداز میں کام کریں گے اور جن لوگوں کو جرائم کی روک تھام کا کام سونپا گیا ہے وہ خود کو مجرم کے طور پر پیش نہیں کریں گے۔[739-جی-ایچ،740-اے-بی]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 811 آف 1997۔

ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے 4.11.96 کے فیصلے اور حکم سے 1996 کے فوجداری ایم۔ پی۔نمبر 1217 میں۔

اپیل گزار کی طرف سے پی۔ پرمیشورن کی طرف سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (پلوشیشودیا) کے۔این۔بھٹ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے آر۔کے۔جین، وجے بہوگنا، انیس سہروردی، راجیش کمار، محترمہ شمنا انیس شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا :

جسٹس تھامس، اجازت دے دی گئی۔

یہ اپیل سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (مختصر طور پر سی بی آئی) کی جانب سے کی گئی ہے جس میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 438 کے تحت مدعاعلیہ کے حق میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کی جانب سے دیے گئے قبل از گرفتاری کے حکم کو مسترد کیا گیا ہے۔جواب دہندہ ہماچل پردیش ریاستی حکومت کے سابق وزیر تھے اور انہوں نے تقریبا تین سال تک اس عہدے پر فائز رہے۔اس کے علاوہ، وہ اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے رکن بھی ہیں۔ان کے والد سکھ رام مرکزی وزیر برائے ٹیلی مواصلات تھے۔سی بی آئی مدعا علیہ کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ 1988 کی دفعہ 13(2) کے تحت ایک معاملے کی جانچ کر رہی ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ مدعاعلیہ نے اپنی آمدنی کے معلوم ذرائع سے کہیں زیادہ دولت جمع کی تھی۔جب تفتیش جاری تھی تو مدعاعلیہ نے پیشگی ضمانت کے حکم کے لئے ہماچل پردیش عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔سی بی آئی کے ذریعے اٹھائے گئے تمام اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے یہ حکم اس شرط کے ساتھ دیا کہ مدعاعلیہ عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر بیرون ملک نہیں جائے گا اور اپنا پاسپورٹ سی بی آئی وغیرہ کو سونپ دے گا۔

مدعاعلیہ کے خلاف اس وقت لگائے گئے الزامات دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہیں کہ انہوں نے اپنی آمدنی کے معلوم ذرائع کے مقابلے میں 16,65,000 روپے کی دولت حاصل کی ہے جو اس کے آدھے تک بھی نہیں پہنچ سکی۔ سی بی آئی کا مزید الزام ہے کہ مدعاعلیہ نے غیر قانونی طریقوں سے اثاثے بنائے ہیں اور اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ شری سکھ رام نے اپنے بیٹے کے نام پر اثاثوں کی منتقلی کی تھی۔ سی بی آئی کے مطابق، مدعاعلیہ کا معاملہ اعلیٰ عہدوں پر بدعنوانی کا واضح معاملہ ہے اور اس طرح کے معاملے میں پیشگی ضمانت کا حکم کبھی نہیں دیا جانا چاہیے تھا۔

ہم نے سی بی آئی کی طرف سے دلائل دینے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل جناب کے این بھٹ اور مدعاعلیہ کی طرف سے دلائل دینے والے سینئر وکیل جناب آر کے جین کی بات سنی۔ ہمیں کیس ڈائری دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو ہمیں ایک بند لفافے میں دستیاب کرائی گئی تھی۔ ہم نے اس کا مطالعہ کیا۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے مدعاعلیہ کے حق میں صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے مکمل طور پر غلطی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدعاعلیہ کے ذمہ دار اور اعلیٰ عہدے اور اس کے وسیع اثر و رسوخ اور پیشگی ضمانت کے حکم سے لیس شخص سے پوچھ تاچھ کے دوران جانچ ایجنسی کو جس بڑی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے دفعہ 438 کے تحت صوابدید کبھی بھی مدعاعلیہ کے حق میں استعمال نہیں کی جانی چاہئے تھی۔

دوسری طرف شری آر کے جین نے حکم کا دفاع کرتے ہوئے دلیل دی کہ سپریم کورٹ کے لئے اس میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ عدالت عالیہ نے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے منظور کیا تھا۔

ہمیں سی بی آئی کی اس دلیل میں قوت ملتی ہے کہ حراست میں پوچھ تاچھ کسی ایسے مشتبہ شخص سے پوچھ تاچھ کرنے سے کہیں زیادہ اہم ہے جو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438 کے تحت موافق حکم کے ساتھ اچھی طرح سے پھنسا ہوا ہے۔ اس طرح کے معاملے میں مشتبہ شخص سے موثر تفتیش بہت سی مفید معلومات اور ایسے مواد کو چھپانے میں زبردست فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جو چھپایا جاتا تھا۔ اس طرح کی پوچھ گچھ میں کامیابی اس صورت میں حاصل نہیں ہوگی جب مشتبہ شخص کو معلوم ہو کہ وہ پوچھ تاچھ کے دوران ضمانت قبل

از گرفتاری کے حکم سے اچھی طرح محفوظ اور محفوظ ہے۔ اکثر ایسی حالت میں پوچھ گچھ محض ایک رسم تک محدود ہو جاتی تھی۔ اس دلیل کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ حراست میں پوچھ تاچھ کسی شخص کو تھرڈ ڈگری طریقوں کے تحت آنے کے خطرے سے بھری ہوئی ہے، کیونکہ، اس طرح کی دلیل تمام مجرمانہ معاملوں میں تمام ملزمین کے ذریعہ پیش کی جاسکتی ہے۔ عدالت کو یہ ماننا ہوگا کہ ذمہ دار پولیس افسران ذمہ دارانہ انداز میں کام کریں گے اور جن لوگوں کو جرائم کی روک تھام کا کام سونپا گیا ہے وہ خود کو مجرم کے طور پر پیش نہیں کریں گے۔

عدالت عالیہ نے اس معاملے سے اس طرح رجوع کیا ہے جیسے وہ گرفتاری کے بعد باقاعدگی سے ضمانت دینے کی درخواست پر غور کر رہا ہو۔ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے خود کو اس اصول کی یاد دلائی کہ "یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جیل نہیں بلکہ ضمانت ایک عام اصول ہے" اور پھر اس نے کہا:

"جب تک غیر معمولی حالات عدالت کے علم میں نہیں لائے جاتے جو مناسب تفتیش اور منصفانہ ٹرائل کو ناکام بنا سکتے ہیں، عدالت کسی ایسے شخص کی ضمانت سے انکار نہیں کرے گی جس پر سزائے موت یا عمر قید کی سزا کا الزام نہ ہو، موجودہ معاملے میں، اس عدالت کے علم میں ایسا کوئی غیر معمولی حالات نہیں لایا گیا ہے جو درخواست گزار کو ضمانت دینے سے انکار کرنے کے لئے مناسب تحقیقات کو ناکام بنا سکے۔

گرفتاری کے بعد ضمانت کی درخواست پر غور کرتے وقت مذکورہ بالا مشاہدات زیادہ اہم ہیں۔ پیشگی ضمانت کی درخواست سے نمٹتے وقت عدالت کے ساتھ جو غور کرنا چاہئے وہ گرفتاری کے بعد ضمانت پر رہائی کی درخواست کی طرح نہیں ہونا چاہئے۔ کسی بھی صورت میں واحد جج کو سی بی آئی کی جانب سے دئے گئے اندیشے (کہ مدعا علیہ گواہوں پر اثر انداز ہوں گے) کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ یہ تمام معاملوں میں تمام ملزمین کے خلاف کیا جاسکتا ہے۔ یہ اندیشہ اس وقت کافی معقول تھا جب جواب دہندہ اعلیٰ عہدے پر فائز تھا اور جس مدت کے دوران وہ اس عہدے پر فائز رہا اس سے متعلق الزامات کی نوعیت پر غور کیا گیا۔

کیس ڈائری فائل کا مطالعہ کرنے سمیت اپنی تشویش ناک غور وخوض کے بعد ہم یقینی طور پر محسوس کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438 کے تحت صوابدیدی اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے مدعاعلیہ کو ضمانت قبل از گرفتاری کا حکم دیا ہے۔لہٰذا ہم نے اس حکم نامے کو ضائع کر دیتے ہیں دیا۔اسی کے مطابق اپیل کی منظور دی جاتی ہے۔

اپیل کی منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:38
I am the author of this document